۴۔ فیضان دکن (سلاطین آصفیہ کی علمی و ادبی سرپرستی)

مصنف : پروفیسر شفقت رضوی
ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی کراچی
ضخامت : ۱۹۴ صفحات

یہ کتاب ایک ایسے موضوع پر لکھی گئی ہے جس کی طرف ابھی تک پورے طور پر قلم نہیں اٹھایا گیا تھا۔ یہ ایک طرف تو نظام دکن کی اس مالی سرپرستی کے مخفی گوشوں کو سامنے لاتی ہے۔ جن سے ہمارے زبان و ادب کے مشاہیر نے فیض پایا تو دوسری طرف یہ مشاہیر کی زندگی کے ایک اہم پہلو کو مستند حوالوں اور دستاویزوں کی مدد سے سامنے لاتی ہے ۔ نظام دکن کے فیضان سے متمتع ہونے والوں میں ایک طرف داغ ، جلیل ، اقبال ، حفیظ جالندھری اور جوش ملیح آبادی ہیں تو دوسری طرف کثیرالجہات اہل قلم بھی ہیں۔ یعنی مولانا ظفر علی خاں ، عبدالحلیم شرر، نظم طباطبائی ، غلام یزدانی ، سلیمان ندوی اور علامہ اقبال ، یہ تو وہ مشاہیر ہیں جن کو تفصیلاً زیر بحث لایا گیا ہے ، آخر میں ضمیمے ہیں جن کے تحت احسن مارہروی ، مولوی نذیر احمد ، اکبر حیدری ، پیارے صاحب رشید مرثیہ خواں اور منجو خاں ، منور خاں لکھنوی ، پیرجماعت علی شاہ خواجہ حسن نظامی ، راس مسعود ، مولانا شوکت علی ، مولوی عبدالحق ، عبدالرحمان چغتائی ، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ، شیخ غلام قادر گرامی ، حکیم نابینا عبدالوہاب ، عروج صاحب مرثیہ خواں ، سر علی امام ، مولوی عنایت اللہ ، فانی بدایونی ، محمد راضی نابینا شاعر ، مولوی سید مناظر احسن اور مولوی مفتی عبداللطیف اور مولانا حسرت موہانی سے متعلق نظام دکن کے فرامین نقل کیے گئے ہیں اور اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔

کتاب پر بہادر یار جنگ اکیڈمی کے معتمد اعزازی محمد سعید اللہ کا پیش لفظ شامل ہے جس میں کتاب کے موضوع و متعلقات اور مصنف کے بارے میں عمدہ تصریحات پیش کی گئی ہیں۔ پیش لفظ میں اجمالاً نظام دکن کے ان عظیم الشان کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے آج کی نئی نسل ناآشنا ہے ۔ حالانکہ اسلامیان برصغیر کی ماضی قریب کی تاریخ نظام دکن کی علم دوستی اور ادبی، ثقافتی، فلاحی اور مذہبی امور کی سرپرستی کے کارناموں سے بھری ہوئی ہے۔ پیش لفظ میں بتایا گیا ہے کہ پروفیسر شفقت رضوی بہادر یار جنگ اکیڈمی کی مجلس نظماء میں شامل ہیں۔ اس کتاب کا تصور اولاً انھوں نے ہی پیش کیا تھا، پھر آندھرا پردیش کے آرکائیوز ڈپارٹمنٹ میں عرصہ دراز تک کام کرنے والے نواب یاسین علی خاں کی مہربانی سے پروفیسر حمید الدین شاہد کو اور ان کے اعتنا